روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

منگل 23 دسمبر 2014ء ...... 1436 ہجری 23 فتح 1393 ہش جلد 64-99 نمبر 290

عالمی امن کی تعلیم

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا:-

آج کے دن تمہارے خون‘ تمہارے مال اور تمہاری عزتیں تم پر حرام اور اسی طرح قابل احترام ہیں جس طرح تمہارا یہ دن‘ تمہارا یہ شہر اور یہ مہینہ واجب الاحترام ہے۔

(بخاری کتاب المناسک باب الخطبة ایام منیٰ حدیث نمبر 1623)

پاکستان میں ایک سکول کے معصوم بچوں کے بہیمانہ قتل عام پر شدید مذمت، دعائے مغفرت اور ہمدردی مخلوق کی دینی تعلیم

یہ درندگی اور سفاکی کی بدترین مثال ہے جس سے انسانیت چیخ اٹھی اور بے چین ہوگئی

بندوں پر رحم کرو، ان پر زبان، ہاتھ یا کسی تدبیر سے ظلم نہ کرو، دل کے حلیم اور مخلوق کے ہمدرد بن جاؤ تا قبول کئے جاؤ

سیدنا حضرت خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 19 دسمبر 2014ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 19 دسمبر 2014ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ حسب معمول ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کیا گیا۔ حضور انور نے گزشتہ دنوں پاکستان کے شہر پشاور میں ایک سکول میں ہونے والے کربناک اور دردناک واقعہ جس میں سکول کے معصوم بچوں کا انتہائی ظلم و بربریت اور بہیمیت کے ساتھ قتل عام کیا گیا، کی شدید الفاظ میں مذمت کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ واقعہ درندگی اور سفاکی کی بدترین مثال تھی جس سے ایک انسان کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ ایسا واقعہ جس سے انسانیت چیخ اٹھی اور بے چین ہوگئی۔ تھوڑی سی شرافت رکھنے والے انسان نے بھی اس پر دکھ اور افسوس کا اظہار کیا ہے۔ فرمایا کہ ہم احمدیوں کے دل میں تو انسانیت کے لئے درد انتہائی زیادہ ہے اور ہم تو انسانی ہمدردی کے لئے ہر وقت تیار رہنے والے ہیں۔ ذرا سا کوئی ایسا واقعہ ہو جائے تو ہمارے دل پسیج جاتے ہیں۔ میرا اپنا یہ حال تھا کہ سارا دن طبیعت پر بڑا اثر رہا۔ اللہ ان ظالموں اور بدبختوں سے جلد ملک کو پاک کرے بلکہ تمام اسلامی ممالک کو پاک کرے۔ فرمایا کہ یہ واقعات دیکھ کر احمدیوں پر ہونے والے ظلموں کے زخم بھی تازہ ہو جاتے ہیں۔ ایسی ہی خون کی ہولی آج سے قریباً ساڑھے چار سال قبل 2010ء میں لاہور میں ہماری بیوت الذکر میں بھی کھیلی گئی تھی۔ ہمارے اس صدمے کو اور ہم پر کئے گئے ظلم کو نہ ہی حکومت نے قابل توجہ سمجھا اور نہ ہی عوام الناس کی اکثریت نے لیکن ہم احمدی تو انسانیت کی ہمدردی رکھنے والے ہیں اور یہ تو پھر ہمارے ہم وطن تھے، ہم ان کے لئے بے چین ہیں، ہمیں ان سے ہمدردی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو اپنی مغفرت اور رحمت کی چادر میں لپیٹ لے اور ان کے والدین کو صبر اور حوصلہ عطا فرمائے۔ فرمایا کہ آنحضرت ﷺ نے تو جنگ کی صورت میں غیر مسلموں کے بچوں اور عورتوں پر بھی تلوار اٹھانے کی سختی سے ممانعت فرمائی تھی۔ بہرحال اللہ تعالیٰ ان بچوں کو بھی صبر اور حوصلہ دے اور ان پر رحم فرمائے، ان کا کفیل ہو جن کے ماں باپ ان سے چھن گئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہ شدت پسندی اور ظلم کے واقعات تقریباً تمام مسلمان کہلانے والے ملکوں کا المیہ ہے۔ صرف پاکستان ہی نہیں بلکہ عراق، شام اور لیبیا وغیرہ ملکوں میں بھی ظلم ہو رہا ہے۔ یہ لوگ صرف ظاہری قتل و غارت نہیں کر رہے بلکہ آئندہ نسلوں کو بھی برباد کر رہے ہیں۔ دین سے دور لے جا رہے ہیں۔ فرمایا کہ یہ سب ظلم اور واقعات دینی تعلیم کے برخلاف ہیں۔ دین حق تو پیار، محبت اور بھائی چارے کی تعلیم دیتا ہے۔ حضور انور نے قرآن کریم کے احکامات سے شدت پسندی کی نفی اور عدل و انصاف قائم کرنے کی تعلیم پیش فرمائی۔ حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ اللہ کی اطاعت کرو اور اس کے رسولؐ کی اور آپس میں مت جھگڑو ورنہ تم بزدل بن جاؤ گے اور تمہارا رعب جاتا رہے گا اور صبر سے کام لو، یقیناً اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ فرمایا کہ پس جب تک دشمنوں سے بھی انصاف کے معیار قائم نہیں کریں گے، جب تک اپنے بھائی چارے کے معیاروں کو قائم نہیں کریں گے، جب تک حکومت رعایا کا خیال اور رعایا حکومت کی اطاعت گزار نہیں ہوگی، جب تک خدا تعالیٰ کا خوف دل میں پیدا نہیں ہوگا، اس وقت تک ایسے ظالمانہ واقعات ہوتے رہیں گے۔

حضور انور نے فرمایا کہ انسانی ہمدردی کا جذبہ ہمارے اندر حضرت مسیح موعود نے پیدا کیا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ مومنوں کے لئے نرمی اور شفقت کا حکم ہے پس اس کو ہمیشہ سامنے رکھو۔ ہر شخص ہر روز اپنا مطالعہ کرے کہ کہاں تک وہ اپنے بھائیوں سے ہمدردی اور سلوک کرتا ہے۔ پھر فرمایا کہ اس کے بندوں پر رحم کرو، ان پر زبان یا ہاتھ یا کسی تدبیر سے ظلم نہ کرو اور مخلوق کی بھلائی کے لئے کوشش کرتے رہو، کسی پر تکبر نہ کرو، کسی کو گالی مت دو، غریب، حلیم، نیک نیت اور مخلوق کے ہمدرد بن جاؤ تا قبول کئے جاؤ۔ خدا چاہتا ہے کہ تم تمام نوع انسان سے عدل کے ساتھ پیش آیا کرو۔ حضور انور نے فرمایا کہ یہ ظلم جو پاکستان میں ہوا ہے یقیناً ہمارے لئے انتہائی تکلیف کا موجب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان ظلموں کے خاتمے کے لئے اپنے وعدے کے مطابق مسیح موعود کو بھیج دیا ہے جس نے جنگوں اور سختیوں کا خاتمہ کر کے پیار اور محبت کو پھیلانا تھا۔ کاش کہ لوگ اس بات کو سمجھیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ پاکستان اور دیگر مسلمان ممالک کے لئے بہت دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ان ملکوں میں بھی امن قائم فرمائے۔ حضور انور نے آخر پر مکرم مبارک احمد باجوہ صاحب چک 312 ج ب کتھووالی ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کی راہ مولیٰ میں قربانی پر ان کا ذکر خیر فرمایا نیز مکرمہ امینہ اوصاف صاحبہ آف کبابیر اور مکرم ابراہیم عبدالرحمٰن بخاری صاحب آف مصر کی وفات پر مرحومین کا ذکر خیر فرمایا اور نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد ان تمام مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھانے کا بھی اعلان فرمایا۔

نماز کا ترجمہ سیکھو

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ

نماز کا ترجمہ سیکھو اور سمجھ کر پڑھو تا کہ نفع حاصل ہو یہ کوئی مشکل امر نہیں بلکہ بالکل آسان ہے۔ وہ لوگ جو نماز کا ترجمہ نہیں سیکھتے کیا انہیں خیال نہیں آتا کہ اگر کوئی شخص کسی جگہ کا راستہ پوچھے اور اسے انگریزی میں بتا دیا جائے حالانکہ وہ انگریزی کا ایک لفظ بھی نہ سمجھتا ہو تو وہ منزل مقصود تک پہنچ پائے گا؟ ہرگز نہیں۔ اسی طرح وہ شخص جس کے لئے موقع ہے کہ نماز کا ترجمہ اور معنی پڑھے مگر وہ نہیں پڑھتا وہ بھی نماز کے ذریعہ اس جگہ نہیں پہنچ سکتا جہاں نماز پہنچاتی ہے۔

(اصلاح نفس۔ انوار العلوم جلد 5 ص 444)

حضور انور کا اختتامی خطاب

جلسہ سالانہ قادیان 2014ء

سیدنا حضرت خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 28 دسمبر 2014ء کو بیت الفتوح لندن سے جلسہ سالانہ قادیان کے آخری دن اختتامی خطاب ارشاد فرمائیں گے۔ حضور انور کا خطاب ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر پاکستانی وقت کے مطابق سہ پہر 3:30 بجے براہ راست نشر کیا جائے گا۔ احباب اس بابرکت خطاب سے بھرپور استفادہ کریں اور دوسروں کو سننے کی تلقین فرمائیں۔

ماہر نفسیات کی آمد

مکرمہ ڈاکٹر شہلا علوی صاحبہ ماہر امراض نفسیات مورخہ 29 تا 31 دسمبر 2014ء کو فضل عمر ہسپتال میں مریضوں کا معائنہ کریں گی۔ ضرورت مند احباب و خواتین سے گزارش ہے کہ وہ موصوفہ ڈاکٹر صاحبہ کی خدمات سے استفادہ کیلئے ہسپتال تشریف لائیں اور پرچی روم سے اپنی پرچی بنوالیں۔ مزید معلومات کیلئے استقبالیہ ہسپتال سے رابطہ کریں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

جماعت احمدیہ برازیل کا 21واں جلسہ سالانہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ برازیل کو اپنا مسلسل اکیسواں جلسہ سالانہ مورخہ 8 جون 2014ء کو کامیابی کے ساتھ منعقد کرنے کی توفیق ملی۔

امسال اس جلسہ میں محترم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب مربی انچارج جماعت احمدیہ کینیڈا نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی نمائندگی میں شرکت کی اسی طرح امریکہ سے مکرم مولانا شمشاد احمد ناصر صاحب مربی سلسلہ اور مکرم فلاح الدین شمس صاحب نے بھی شرکت کی ان کے علاوہ امریکہ، کینیڈا اور یو کے سے مزید 7 افراد بھی شامل ہوئے جس سے اس جلسہ کی رونق میں اضافہ ہو گیا۔ اس جلسہ کی خاص بات حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خصوصی پیغام تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

''الحمدللہ کہ جماعت احمدیہ برازیل کو اپنا اکیسواں جلسہ سالانہ منعقد کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کو بہت بابرکت فرمائے اور اس کے نتیجہ میں آپ کے اندر علمی اور روحانی ترقی پیدا ہو۔ حضرت مسیح موعود نے جلسہ کے مقاصد میں بتایا ہے کہ اس میں شامل ہو کر تقویٰ اور خدا ترسی میں نمونہ بنو۔ یہ جلسہ تمہارے اندر خدا تعالیٰ کا خوف پیدا کرنے والا بن جائے۔ نرم دلی اور باہم محبت اور مؤاخات میں دوسرے کے لئے نمونہ بن جائے۔ بھائی چارہ میں ایک مثال قائم کرو۔ انکساری اور عاجزی پیدا کرو اور اللہ تعالیٰ سے ایک زندہ تعلق پیدا کرنے کی کوشش کرو۔''

جلسہ کی تیاریاں کافی عرصہ پہلے شروع کر دی گئی تھیں۔ ایک خصوصی دعوت نامہ تیار کر کے ممبرز جماعت کے علاوہ مقامی افراد کو بھی دیا گیا۔ اخبارات میں انٹرویوز بھی دیئے امسال جلسہ کے انعقاد کے لئے ایک مارکی لگائی گئی تھی۔ راستہ کو خود تیار کی گئی رنگ برنگی جھنڈیوں، جماعت اور برازیل کے جھنڈوں نیز بینرز سے خوبصورتی سے سجایا گیا تھا۔

جلسہ سالانہ کے موقع پر ہر سال کوئی اہم موضوع کا انتخاب کر کے دوسرے مذاہب اور فرقوں کے نمائندگان کو بھی دعوت دی جاتی ہے کہ وہ بھی اگر چاہیں تو اپنے اپنے خیال کا اظہار کریں۔ اس سال کے جلسہ کا عنوان برازیل میں پہلی بیت کی تعمیر کے حوالہ سے ''خدا کا گھر'' رکھا گیا تھا چنانچہ امسال اللہ تعالیٰ کے فضل سے مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے 6 نمائندگان نے شرکت کی۔

جلسہ سالانہ کی صدارت محترم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب کینیڈا نے کی۔ جلسہ کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ پرتگیزی میں ترجمہ کے بعد حضرت اقدس مسیح موعود کا پاکیزہ کلام ترنم کے ساتھ سنایا اور اس کا ترجمہ پیش کیا گیا۔

مکرم وسیم احمد ظفر صاحب صدر جماعت و مربی انچارج جماعت احمدیہ برازیل نے اپنی تقریر میں دیگر ممالک سے آنے والے مہمانوں۔ نمائندگان مذاہب اور سب حاضرین جلسہ کا شکریہ ادا کیا اور جماعت کا تعارف کروایا۔

مولانا شمشاد احمد ناصر صاحب نے خدا کی عبادت کے موضوع پر سیر حاصل روشنی ڈالی۔

مکرم فلاح الدین شمس صاحب انچارج بیت پروجیکٹ نے بھی حاضرین سے خطاب فرمایا آپ نے نمازوں کے اوقات کا یہ دلچسپ جائزہ پیش کیا کہ دنیا کے ممالک کے مختلف اوقات کی وجہ سے ہر وقت کہیں نہ کہیں خدا کی عبادت ہو رہی ہوتی ہے۔

مکرم ندیم احمد طاہر صاحب نائب صدر جماعت نے سیکرٹری سٹیج اور مقامی زبان پرتگیزی میں ترجمہ کے فرائض بہت خوش اسلوبی کے ساتھ انجام دیئے انہوں نے تمام نمائندگان مذاہب کو باری باری سٹیج پر بلایا جنہوں نے اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا ان میں کیتھولک، پروٹسٹنٹ، روحانیت۔ ہندو اور بدھ مذہب سے تعلق رکھنے والے نمائندگان تھے۔ انہوں نے جماعت کی مذہبی رواداری کو خوب سراہا اور بیت کا پروجیکٹ شروع ہونے پر جماعت کو مبارکباد پیش کی۔

جلسہ کی اختتامی تقریر مہمان خصوصی محترم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب نے کی۔ آخر میں آپ نے دعا کروائی اور مذہبی رواداری کے عجیب نظارہ کے ساتھ اس جلسہ کا اختتام ہوا کہ ایک ہی جگہ سب مذاہب والے اپنے اپنے طریق پر دعا کرتے نظر آئے۔ اس کے بعد سب کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا جو لنگر خانہ کے تحت مشن ہاؤس میں ہی تیار کیا گیا تھا اس کی تیاری میں مکرمہ انیلہ ظفر صاحبہ انچارج لنگر خانہ کے ہمراہ امریکہ سے آئی ہوئی مکرمہ امۃ المتین ظریف صاحبہ اور بعض لوکل ممبرز لجنہ کا تعاون حاصل رہا۔ الغرض یہ جلسہ کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ جلسہ کی حاضری 80 سے زائد تھی جس میں خاصی تعداد مقامی لوگوں کی بھی تھی۔ اس موقع پر مقامی غرباء میں کھانے پینے کی اشیاء کے امدادی پیکٹس بھی تقسیم کئے گئے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس جلسہ کے بہترین اثرات مرتب فرمائے۔ آمین

تعارف کتب

ناموس رسالتؐ پر حملوں کا دفاع

(تاریخ احمدیت کے آئینہ میں)

نام کتاب: ناموس رسالتؐ پر حملوں کا دفاع
مؤلف: حنیف احمد محمود
ناشر: انصار اللہ پاکستان
تعداد صفحات: 488
سن اشاعت: اکتوبر 2014ء

توحید باری تعالیٰ اور محبت الٰہی کے بعد عشق رسولؐ میں مخمور ہوں۔ اگر یہ کفر ہے تو میں سب سے بڑا کافر ہوں۔ یہ ہے خلاصہ حضرت مسیح موعود کی سیرت طیبہ کا۔ آپ کی تمام عمر اپنے محبوب آقا و مطاع حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ناموس کی حفاظت میں گزری۔ معاندین دین کی طرف سے ہونے والے ہر حملے کو آپ اپنے سینہ پر لیتے اور دفاع مصطفیؐ کے لئے مردانہ وار تیار رہتے۔ آپ کی تحریر و تقریر، قول و فعل اور تمام عمر عشق مصطفیؐ سے عبارت ہے۔ محبت رسولؐ کی یہی مے آپ نے اپنے متبعین کو پلائی اور جماعت کی سواصدی کی تاریخ دنیا بھر میں عظمت مصطفیؐ کے قیام اور دین حق کے استحکام کے لئے وقف رہی ہے۔

دشمن جب بھی بزدلانہ اقدام کے ذریعہ ناموس رسالت پر حملہ آور ہوا۔ جماعت احمدیہ سینہ تان کر اس کے دفاع کے لئے کھڑی ہوگئی۔ گزشتہ چند سالوں سے بھی دنیا کی فضا کو بے ہودہ کارٹونز اور فلموں کے ذریعہ مکدر کرنے کی کوشش کی گئی۔ ان حملوں کے دفاع کے لئے اور ناموس رسالت کے دفاع کے لئے دنیا بھر میں جماعت احمدیہ نے عشق رسولؐ کا حقیقی نمونہ پیش کیا۔

2013ء کا سال انصار اللہ پاکستان نے سیرت النبیؐ کے سال کے طور پر منایا۔ اس کے پروگرام میں دو کتب کی اشاعت بھی تھی۔ اس سلسلہ کی ایک کڑی زیر تبصرہ کتاب ''ناموس رسالت پر حملوں کا دفاع'' ہے۔ اس کتاب میں مؤلف نے محنت اور عرق ریزی سے جماعت کی سواصدی کی تاریخ کو اکٹھا کر کے کتابی صورت میں پیش کر دیا ہے۔ جو ناموس رسالت کی حفاظت اور اس پر ہونے والے حملوں کے دفاع میں گزری ہے۔

ناموس رسالت پر حملوں کے دفاع کا بیان تاریخ احمدیت کے آئینہ میں ترتیب وار کیا گیا ہے۔ حضرت مسیح موعود کے دور سے لے کر خلافت اولیٰ، ثانیہ، ثالثہ، رابعہ اور خلافت خامسہ کے دور میں ہونے والے دشمن کے حملوں اور پھر جماعت احمدیہ کی طرف سے ناموس رسالت کا دفاع کس طرح کیا گیا۔ اس کی روداد اس کتاب میں یکجائی طور پر بیان کر دی گئی ہے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

''جو لوگ ناحق خدا سے بے خوف ہو کر ہمارے بزرگ نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو برے الفاظ سے یاد کرتے اور آنجناب پر ناپاک تہمتیں لگاتے اور بدزبانی سے باز نہیں آتے۔ ان سے ہم کیونکر صلح کریں۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ ہم شورہ زمین کے سانپوں اور بیابانوں کے بھیڑیوں سے صلح کر سکتے ہیں۔ لیکن ان لوگوں سے ہم صلح نہیں کر سکتے جو ہمارے پیارے نبی پر جو ہمیں اپنی جان اور ماں باپ سے بھی پیارا ہے۔ ناپاک حملے کرتے ہیں۔''
(پیغام صلح۔ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 459)

زیر نظر کتاب چھ ابواب پر مشتمل ہے۔ باب اول میں ناموس رسالت کے دفاع کے لئے حضرت مسیح موعود کی کاوشوں کا بیان ہے۔ باب دوم میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی کاوشوں کا تذکرہ ہے۔ باب سوم میں حضرت مصلح موعود کے دور خلافت میں ہونے والی کوششوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ باب چہارم حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی کاوشوں پر مشتمل ہے۔ باب پنجم میں دور خلافت رابعہ میں ناموس رسالت کے دفاع کے لئے کی گئی کوششوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ جبکہ باب ششم خلافت خامسہ کے دور میں ناموس رسالت پر حملوں کا دفاع مذکور ہے۔ کتاب کے آخر پر اشاریہ بھی دے دیا گیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ فرماتے ہیں۔

''یاد رکھیں اگر ناموس رسالت کے لئے کھڑا ہونا ہے اور حقیقی (مومن) ہیں تو ایک سال نہیں بلکہ اپنی زندگی کا ہر لمحہ ناموس رسالت کے لئے قربان کرنے کے لئے تیار ہو جائیں اور اس کا بہترین طریق اسوہ رسول ﷺ پر چلنا اور آپؐ سے محبت ہے۔ وہ حقیقی محبت ہے صرف نام کی محبت نہیں۔ اس کا صحیح طریق سکھانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے عاشق صادق کو بھیجا ہے۔ پس اگر حقیقی محبت کا اظہار کرنا ہے تو اس کے ساتھ جڑنا ضروری ہے۔''
(الفضل انٹرنیشنل 7 جون 2013ء)

اللہ تعالیٰ اس کتاب کی اشاعت کے مفید نتائج نکالے اور ہمیں ہمیشہ اسوۂ حسنہ رسولؐ پر عمل کرتے ہوئے عشق رسولؐ کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(تبصرہ۔ م۔ طاہر)

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

خطبہ جمعہ

ہر احمدی کو یاد رکھنا چاہئے کہ دنیا کو بھلائی کی طرف بلانا اور ہر ایک کی بھلائی چاہنا ہر احمدی کا فرض ہے کیونکہ ہمیں اللہ تعالیٰ نے اپنا فضل اور احسان کرتے ہوئے مسیح موعود کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی ہے

صرف امن سے رہنا ہی ہمارا کام نہیں ہے۔ کسی برے کام سے رُکنا ہی ہمارا کام نہیں۔ فسادوں سے دور رہنا ہی ہمارا کام نہیں بلکہ دنیا میں امن کا قیام اور اس کے لئے بھرپور کوشش بھی ہمارا کام ہے۔ دنیا کو برائیوں اور فسادوں سے دور رکھنے اور بچانے کی کوشش کرنا بھی ہمارا کام ہے

ہم نے اللہ تعالیٰ کے تمام بندوں کی خیر خواہی چاہنی ہے اور انہیں نیکیوں پر چلنے اور برائیوں سے رکنے کے راستے دکھانے ہیں

حضرت مسیح موعود کا کام تمام دنیا کو دین حق کا پیغام پہنچانا اور یہ خیر اور بھلائی بانٹنا ہے اور یہی ہمارا کام ہے۔ ہمیں یہ فکر نہیں کرنی چاہئے کہ دنیا ہماری آواز پر کان نہیں دھرتی، توجہ نہیں دیتی۔ ہم خیر کی طرف بلاتے ہیں اور وہ شر میں اور بھی زیادہ تیز ہو جاتے ہیں

ہم اس یقین پر قائم ہیں کہ ہم جب شر کے بدلے خیر پہنچائیں گے تو انہی لوگوں میں سے پھر قطرات محبت بھی ٹپکیں گے اور یہ لوگ مسیح موعود کی غلامی میں آ جائیں گے۔ اس کے لئے ہمیں درد دل سے دعائیں کرنے کی بھی ضرورت ہے اور کوشش کی بھی ضرورت ہے

ہمیں اپنی خیر کے دائرے کو وسیع سے وسیع تر کرتے چلے جانا چاہئے نہ کہ محدود۔ ہم نہ تو دنیا سے ان کی جو مادی مدد ہم کرتے ہیں اس کے لئے کوئی بدلہ چاہتے ہیں نہ روحانی خیر بانٹ کر کوئی بدلہ چاہتے ہیں۔ اگر کوئی درد اور تڑپ ہے تو صرف یہ کہ دنیا اپنے پیدا کرنے والے خدا کو پہچان لے

ہم جو حضرت مسیح موعود کی بیعت میں آنے والے ہیں ہم نے مخالفتوں کا بھی سامنا کرنا ہے اور کر رہے ہیں لیکن اس سب کے باوجود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ پر چلتے ہوئے ہم نے دنیا کی خیر اور بھلائی ہی چاہنی ہے

آج مسیح موعود کے غلاموں کا یہ کام ہے کہ حکمت اور محنت سے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرتے ہوئے خیر اور بھلائی کی دینی تعلیم کو ہر دل میں گاڑ دیں اور اس کے لئے بھرپور کوشش کریں۔ اس کے لئے دنیا میں ہر جگہ داعیانِ الی اللہ کی تعداد کو بڑھانے اور فعال کرنے کی ضرورت ہے

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 31۔ اکتوبر 2014ء بمطابق 31۔ اخاء 1393 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ ...... (آل عمران: 111) یعنی تم وہ لوگ ہو جو دوسروں کی بھلائی اور فائدہ کے لئے پیدا کئے گئے ہو۔ یہ مسلمانوں کے کاموں میں سے ایک بہت بڑا کام ہے کہ دنیا ان سے فائدہ اٹھائے۔ ان سے دنیا کو خیر اور بھلائی پہنچے نہ کہ شر۔ لیکن اس وقت دنیا کی جو حالت ہے جس پر ہم دیکھتے ہیں کہ (-) حکومتوں اور گروہوں اور تنظیموں نے دنیا میں اس قدر فساد برپا کیا ہوا ہے کہ ایک دنیا (دین) کے نام اور (-) سے خوفزدہ ہے۔ اور اگر خوفزدہ ہونے کی حالت ہو تو پھر کون ہے جو (-) کی باتوں کو سنے یا یہ خیال کرے کہ ان سے ہمیں خیر اور بھلائی مل سکتی ہے۔ جو لوگ اپنے لوگوں کی ہی گردنیں کاٹ رہے ہوں، معصوموں کو، عورتوں کو، بچوں کو، بوڑھوں کو بلا امتیاز قتل کر رہے ہوں، بغیر کسی وجہ کے ناجائز طور پر اپنے نظریات کی پیروی نہ کرنے والوں کو غلام بنا رہے ہوں، ان سے کس طرح امید کی جا سکتی ہے کہ وہ غیر (-) کے لئے خیر اور بھلائی چاہنے والے ہوں گے۔

پس اس عمل کا جو یہ لوگ کرتے ہیں لازمی نتیجہ یہی نکلے گا اور نکل رہا ہے کہ دنیا (-) سے خوفزدہ ہے لیکن ہم احمدیوں کے لئے اس میں شرمندگی کی بات اور غم اور تکلیف کی بات تو ضرور ہے کہ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جو رحمۃٌ للعالمین ہیں ان کی طرف منسوب ہو کر ان لوگوں کے یہ عمل ہیں کہ انہوں نے مذہب (-) کو بھی بدنام کیا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک اُسوہ کو بھی دنیا کے سامنے غلط رنگ میں پیش کرنے والے بن رہے ہیں۔ لیکن ایک احمدی کی حیثیت سے ہمیں ان کے اس عمل سے مایوسی اور ناامیدی بالکل نہیں ہے۔ جب میں اکثر غیر (-) کے سامنے یہ بات رکھتا ہوں کہ (-) کے یہ عمل تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی اور (دین) کے سچا ہونے کی دلیل ہیں کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ ایک وقت آئے گا جب (-) کی یہ حالت ہوگی بلکہ عرصہ بھی بتا دیا کہ یہ عملی زوال کی حالت اتنے عرصے کے بعد شروع ہوگی اور اتنے عرصے تک یہ اندھیرا زمانہ چلتا چلا جائے گا اور پھر مسیح موعود کا ظہور ہوگا جو (دین) کی حقیقی اور خوبصورت تعلیم کو دنیا میں جاری کرے گا۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 6 صفحہ 285 حدیث النعمان بن بشیر حدیث نمبر 18596 عالم الکتب بیروت 1998ء)

وہ تعلیم جو قرآن کریم میں اپنی اصلی حالت میں موجود ہے اور جس کے حرف حرف پر عمل کا

ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت سے پتا چلتا ہے اور ہم احمدی اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ اس بگڑے ہوئے زمانے میں (-) پیشگوئیوں کے مطابق وہ مسیح موعود اور مہدی معہود آ گیا اور صرف دعویٰ ہی نہیں کیا بلکہ قرآن کریم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے آنے کے جو زمینی اور آسمانی نشان بتائے تھے وہ بھی پورے ہوئے اور اس مسیح و مہدی نے ہمیں (دین) کی خوبصورت تعلیم سے روشناس کروایا، ہمارے دلوں کو روشن کیا۔ آج جماعت احمدیہ اس خوبصورت تعلیم پر عمل کر رہی ہے۔ یہ باتیں جب ان کو بتائی جائیں تو ان لوگوں کو قائل کرتی ہیں کہ (دین) غلط نہیں بلکہ ان لوگوں کے عمل غلط ہیں جو (دین) کے نام پر دنیا میں فساد پھیلا رہے ہیں۔

پس ہر احمدی کو یاد رکھنا چاہئے کہ دنیا کو بھلائی کی طرف بلانا اور ہر ایک کی بھلائی چاہنا ہر احمدی کا فرض ہے۔ کیونکہ ہمیں اللہ تعالیٰ نے اپنا فضل اور احسان کرتے ہوئے مسیح موعود کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ صرف امن سے رہنا ہی ہمارا کام نہیں ہے۔ کسی بُرے کام سے رُکنا ہی ہمارا کام نہیں۔ فسادوں سے دور رہنا ہی ہمارا کام نہیں بلکہ دنیا میں امن کا قیام اور اس کے لئے بھرپور کوشش بھی ہمارا کام ہے۔ دنیا کو برائیوں سے روکنے کی کوشش کرنا بھی ہمارا کام ہے۔ دنیا کو فسادوں سے دور رکھنے اور بچانے کی کوشش کرنا بھی ہمارا کام ہے کیونکہ یہ کام مسیح موعود کے کاموں میں شامل ہے۔ آپ کو بھلائی اور خیرخواہی کے کام کو دوبارہ (دینی) تعلیم کی روشنی میں جاری کرنے کے لئے بھیجا گیا۔

پس دنیا کی یہ خیرخواہی اور حضرت مسیح موعود کی بیعت اور خدا تعالیٰ کا حکم ہم سے یہ تقاضا کرتے ہیں کہ ہم میدانِ عمل میں آئیں اور دنیا کو خیر اور بھلائی پہنچانے اور شر کو دور کرنے کی بھرپور کوشش کریں۔ ہم (-) کے بھی خیرخواہ ہیں ان کی بھلائی چاہتے ہیں اور غیر (-) کے بھی خیرخواہ ہیں اور ان کی بھلائی چاہتے ہیں۔ ہم عیسائیوں کے بھی خیرخواہ ہیں اور یہودیوں کے بھی، ہندوؤں کے بھی اور دوسرے مذاہب والوں کے بھی حتی کہ ہم دہریوں کے بھی خیرخواہ ہیں کیونکہ ہم نے ان سب کو وہ راستہ دکھانا ہے جو انہیں خدا تعالیٰ کے قریب کرنے والا ہو بلکہ ہم نے ہر قسم کے جرائم میں ملوث لوگوں چوروں اور ڈاکوؤں، ظالموں سب کی خیرخواہی چاہنی ہے اس لئے کہ یہ لوگ ربّ العالمین کے بندے ہیں اور ہم نے اللہ تعالیٰ کے تمام بندوں کی خیرخواہی چاہنی ہے اور انہیں نیکیوں پر چلنے اور برائیوں سے رکنے کے راستے دکھانے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اُخْرِجَتْ لِلنَّاس کہہ کر ہمارا میدانِ عمل بہت وسیع کر دیا ہے۔ پس ہم نے دنیا کی بھلائی اور بہتری اور خیرخواہی کے لئے ان کو خدا تک پہنچنے کے صحیح راستے دکھانے ہیں۔ انہیں خدا تعالیٰ کے حکموں پر چلنے کی تلقین کرنی ہے۔ انہیں یہ بتانا ہے کہ اس زندگی کا ایک روز خاتمہ ہونے والا ہے اور پھر ہر ایک نے اپنے عمل کے مطابق جزا سزا حاصل کرنی ہے۔ پس خدا تعالیٰ سے تعلق جوڑو تا کہ بہتر انجام ہو۔ لیکن یہ باتیں ہم کسی کو اس وقت تک نہیں سمجھا سکتے جب تک ہم خود اپنے انجام پر نظر رکھنے والے نہ ہوں۔ پس ایک بہت بڑا کام ہے جسے فکر کے ساتھ اور اپنے جائزے لیتے ہوئے ہم نے سرانجام دینا ہے۔ اس کام کی سرانجام دہی کے دوران ہمیں مشکلات کا بھی سامنا کرنا پڑے گا اور کرنا پڑتا ہے اور جماعت احمدیہ کی تاریخ بتاتی ہے کہ ان مشکلات اور دنیا کی مخالفتوں کا ہم ہر قدم پر سامنا کرتے رہے ہیں اور یہ بات کوئی صرف ہمارے ساتھ خاص نہیں بلکہ جتنے بھی نبی آئے انہیں اور ان کے ماننے والوں کو مخالفتوں کا سامنا کرنا پڑا۔ لیکن وہ کیونکہ محدود علاقوں اور قوموں کے لئے تھے اس لئے ان کی مخالفتیں بھی محدود تھیں۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب مبعوث ہوئے تو آپ تمام دنیا کے لئے مبعوث ہوئے۔ اس لئے ہم دیکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام دنیا نے مخالفت کی اور مخالفت کر رہی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں یہی کام اور دائرہ کار حضرت مسیح موعود کا بھی ہے۔ اس لئے آپ کی مخالفت بھی ہر مذہب اور قوم والے نے کی جب آپ نے دعویٰ کیا اور اب بھی کر رہے ہیں۔ کہیں کم ہے کہیں زیادہ ہے اور کریں گے بھی۔ یہ سلسلہ ختم نہیں ہوا، نہ ہوگا۔ دنیا میں بیشک ایسے افراد ہیں جو جماعت احمدیہ کے امن کے کاموں کی تعریف کرتے ہیں لیکن مذہب کے حوالے سے جب **غیر معمولی ترقی ملنی شروع ہو جائے تو من حیث القوم مخالفتوں کا سامنا ہمیں مغربی ممالک میں بھی کرنا پڑے گا یا کم از کم یہاں کے جو بھی نام نہاد مذہب پر عمل کرنے والے ہیں ان کی طرف سے مخالفتیں ہوں گی۔** اس لئے یہ کبھی نہیں سمجھنا چاہئے کہ ان پڑھے لکھے ملکوں میں ہمیشہ ہمیں خیر کا جواب خیر سے ملے گا۔ ابھی بھی ایسے چرچ ہیں جہاں پادری ہماری مخالفت کرتے ہیں۔ ان کی انتظامیہ چرچ کی حیثیت سے جماعت کے ساتھ مل بیٹھنا بھی پسند نہیں کرتی۔ فروری میں جو مذاہب کانفرنس ہوئی ہے اس میں چرچ آف انگلینڈ کو بھی دعوت دی گئی تھی لیکن انہوں نے جواب تک نہیں دیا اور نہیں آئے۔ دوسرے ممالک میں بھی کئی جگہ ہماری (-) ٹیمیں جاتی ہیں تو چرچ چھوٹی جگہوں پر ایک دو مرتبہ تو اپنے ہاں فنکشن کرنے کی، استعمال کرنے کی انہیں اجازت دے دیتے ہیں کہ لوگوں کو جمع کر کے تم اپنا جو مدّعا اور مقصد بیان کرنا چاہتے ہو کر دو۔ لیکن جب **دیکھتے ہیں کہ بار بار ہمارا وہاں جانا ہے اور لوگوں کا رجحان یہ باتیں سننے کی طرف ہو رہا ہے تو پھر مخالفت شروع کر دیتے ہیں۔**

اسی طرح لامذہب یا دہریہ مصنّفین ہیں جو بڑی شدت سے (دین) کی مخالفت میں لکھتے ہیں اور جب جماعت ان کا جواب دے تو ہمیں بھی مخالفانہ جواب آتے ہیں اور جوں جوں جماعت کی تعداد بڑھے گی یہ مخالفت بھی بڑھتی جائے گی۔ لیکن انبیاء کو بھی یہ یقین ہوتا ہے کہ آخر کار غلبہ ان کو ملنا ہے کیونکہ خدا تعالیٰ نے یہ یقین ان میں پیدا کیا ہوتا ہے اور حضرت مسیح موعود کو بھی یہ یقین تھا کیونکہ خدا تعالیٰ نے آپ پر واضح فرمایا تھا کہ غلبہ آپ کا ہے اور اسی بنا پر ہمیں بھی یقین ہے کہ غلبہ حضرت مسیح موعود کو ملنا ہے انشاء اللہ۔ کیونکہ خدا تعالیٰ جھوٹے وعدوں والا نہیں ہے اور پھر خدا تعالیٰ کی طرف سے بے شمار فعلی شہادتیں اس بات کی گواہی دے رہی ہیں کہ خدا تعالیٰ آپ کے ساتھ ہے۔ پس کوئی وجہ نہیں کہ ہم حضرت مسیح موعود کے دعوے کو کسی بھی طرح تخفیف کی نظر سے دیکھیں یا خدا تعالیٰ پر بدظنی کریں۔ جماعت پر ایسے ایسے ہولناک حالات آئے کہ دشمن سمجھتا تھا کہ اب تو جماعت ختم ہوئی کہ ہوئی مگر نتیجہ کیا نکلا کہ دشمن ان حالات میں اپنی تمام تر طاقتوں کے باوجود ناکام ہوا اور جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایسے حالات سے سرخرو ہو کر نکلی۔

پس دنیا ہمارے سے جو چاہے سلوک کرے یہ اُن کا کام ہے لیکن خدا تعالیٰ کی تائیدات کیونکہ ہمارے ساتھ ہیں اور ہم اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جو احکامات دیئے ہیں وہ پورے کرنے ہیں اس لئے بہرحال ہم نے ان حکموں پر چلتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے اس حکم پر بھی عمل کرنا ہے اور دنیا کی خیر چاہتے ہوئے اپنے کام کو آگے بڑھاتے چلے جانا ہے۔ ہمارے جذبات تمام دنیا کے لئے نیک جذبات ہونے چاہئیں اور ہمارے جذبات نیک ہیں۔ لیکن اگر اس کے باوجود دنیا ہمیں دکھ پہنچاتی ہے تو تب بھی ہم نے اپنے ذمے کام میں کمی نہیں آنے دینی کیونکہ دنیا کو سنبھالنے کا کام ہمارے سپرد ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے ہمارا نام خیر (-) رکھا ہے تو ہم نے خیر بانٹنے سے کبھی پیچھے نہیں ہٹنا اور یہ خیر (دین) کا پیغام پہنچانا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف دنیا کو بلانا ہے۔ اس سے بڑھیا خیر اور کیا ہو سکتی ہے؟

جتنا شر اور جتنی غلاظت اور جتنی ہوس پرستی اور جتنی خدا تعالیٰ کے احکامات کی تضحیک اس زمانے میں ہو رہی ہے اور حکومتیں اور میڈیا بھی جس طرح اس کی تشہیر کر رہے ہیں دنیا نے پہلے کبھی نہیں دیکھی۔ آج شیطان جس زور سے حملے کر رہا ہے شاید پہلے کبھی نہ ہوئے ہوں کہ ایک ہی وقت میں دنیا کے ایک سرے سے لے کر دوسرے سرے تک سیکنڈز کے اندر اندر غلاظت بھری تصویریں کہانیاں اور آوازیں پہنچ جاتی ہیں۔ ہم خیر کی آواز بلند کرتے ہیں تو اکثریت کے کان پر جوں تک نہیں رینگتی اور جو برائی کی آواز ہے وہ فوراً اپنا اثر دکھا رہی ہوتی ہے۔ اور اگر کوئی ہماری بات پر توجہ

دیتا بھی ہے تو ان میں سے بہت سے ایسے ہیں بلکہ اکثریت ایسی ہے جو ایسا رویہ رکھتے ہیں جیسے بچوں کے ساتھ دکھایا جاتا ہے کہ شاباش تم بڑا اچھا کام کر رہے ہو اور پھر یہ لوگ لاتعلق ہو جاتے ہیں اور ان کاموں میں ملوث ہو جاتے ہیں جو بھلائی سے دُور لے جانے والے ہیں۔ پس ہمیں سمجھ لینا چاہئے کہ یہ ہمارے مقاصد کے حصول کی انتہا نہیں ہے کہ ذرا سی تعریف پر بچوں کی طرح ہم خوش ہو کر بیٹھ جائیں۔ چند آدمیوں کو پیغام پہنچا کر ہم سمجھیں کہ ہم نے بہت بڑا کام کر لیا ہے۔ بلکہ ہم نے دنیا کو خیر پہنچانے کے لئے برائیوں کو دُور کرنے کی کوششوں کو اپنی انتہا تک پہنچانا ہے۔ کوئی دنیاوی مخالفت کوئی دنیاوی روک چاہے وہ (-) کی طرف سے ہو یا غیر (-) کی طرف سے یا کسی بھی طرف سے، دہریوں کی طرف سے اس کو ہم نے اس طرح اپنے راستے سے ہٹانے کی کوشش کرنی ہے جس طرح تیز ہوا ایک تنکے کو اڑا کر لے جاتی ہے۔

پس اس سے ہمیں اندازہ کر لینا چاہئے کہ ہمیں کتنی جامع، ٹھوس اور شدت سے کوشش کی ضرورت ہے اور اس کے ساتھ ہی ہر احمدی کو اپنی صلاحیتوں اور استعدادوں کے مطابق اس میں حصہ ڈالنے کی ضرورت ہے۔ حضرت مسیح موعود کا کام تمام دنیا کو (دین) کا پیغام پہنچانا اور یہ خیر اور بھلائی بانٹنا ہے اور یہی ہمارا کام ہے۔ ہمیں یہ فکر نہیں کرنی چاہئے کہ دنیا ہماری آواز پر کان نہیں دھرتی۔ سنتی نہیں، توجہ نہیں دیتی۔ ہم خیر کی طرف بلاتے ہیں اور وہ شر میں اور بھی زیادہ تیز ہو جاتے ہیں اور ہمارے خلاف یہ شر کے جو عمل ہیں یہ ہر طرف سے ہیں۔ خاص طور پر اس وقت (-) میں تو جماعت احمدیہ کی مخالفت اتنی زیادہ ہے کہ تمام حدود کو توڑ گئی ہے۔ بیشک ایسے لوگ بھی ہیں جو ہمارے حق میں اب تھوڑی بہت آواز اٹھانے لگ گئے ہیں۔ ایسے بھی ہیں جو حق کو حق سمجھ کر تمام تر مخالفتوں کے باوجود احمدیت اور حقیقی (دین) کو قبول کرتے ہیں۔ لیکن یہ بھی صاف نظر آ رہا ہے کہ فتنہ وفساد پیدا کرنے والوں کی تعداد بہت زیادہ ہے یا کم از کم ان کے خوف سے شرفاء باہر نہیں نکلتے اور یہ باہر نکل کر جو چاہے کرتے ہیں۔ لیکن کیا اس مخالفت کی وجہ سے ہم اپنے کام بند کر سکتے ہیں۔ کیا دنیا سے ڈر کر خدا تعالیٰ کے اس حکم کہ خیر کو پھیلاؤ اس سے پیچھے ہٹ سکتے ہیں۔ جیسا کہ مَیں نے بتایا ہے کہ دنیا میں ایسے لوگ بھی ہیں جو تمام تر مخالفتوں اور شیطانی روکوں کا مقابلہ کرتے ہوئے احمدیت کو قبول کرتے ہیں۔ ان میں سے بعض ایسے بھی ہیں جو اپنی احمدیت کی قبولیت کے واقعات بیان کرتے ہوئے بتاتے ہیں کہ احمدیت کی مخالفت نے ہی انہیں احمدیت قبول کرنے کا راستہ دکھایا۔ گزشتہ خطبہ میں ہی مَیں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے حوالے سے ایک شاعر کا ایک واقعہ بیان کیا تھا کہ انہوں نے اعتراض تلاش کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود کی کتب اور خاص طور پر فارسی درثمین پڑھی اور احمدیت قبول کر لی۔ وہ کہتے ہیں کہ مجھ پر یہ روز روشن کی طرح واضح ہو گیا کہ مرزا غلام احمد قادیانی سے بڑھ کر کوئی اور عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم نظر نہیں آتا۔

پس ہم اس یقین پر قائم ہیں کہ ہم جب شر کے بدلے خیر پہنچائیں گے تو انہی لوگوں میں سے پھر قطرات محبت بھی ٹپکیں گے اور یہ لوگ مسیح (موعود) کی غلامی میں آ جائیں گے۔ ہمیں حضرت مسیح موعود نے تو یہ تعلیم دی ہے کہ دشمنوں کے لئے بھی دعا کرو اور ان کے لئے خیر چاہو اور انہیں خیر پہنچاؤ۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد دوم صفحہ 74۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

یہ واقعہ بھی آپ جانتے ہیں جو حضرت مسیح موعود کے دلی درد کی تصویر ہے اور گزشتہ خطبہ میں بھی میں نے بیان کیا تھا کہ باوجود اس کے کہ اللہ تعالیٰ نے طاعون کو آپ کے نشان کے طور پر بھیجا تھا لیکن جب لوگ مرنے لگے تو پھر آپ کو فکر پیدا ہوئی کہ خدا تعالیٰ کی عبادت کون کرے گا اور ایمان کون لائے گا؟ اس پر آپ نے اس عذاب کے دُور ہونے کے لئے اس درد سے دعا کی کہ سننے والے کہتے ہیں کہ یوں لگتا تھا جیسے دردِ زِہ سے کوئی عورت کراہتی ہے اور تڑپتی ہے۔

(ماخوذ از خدا تعالیٰ دنیا کی ہدایت کے لئے ہمیشہ نبی مبعوث فرماتا ہے، انوار العلوم جلد 18 صفحہ 514)

پس دنیا والوں کے لئے یہ وہ خیر کا نمونہ اور معیار ہے جو اس زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق نے ہمارے سامنے رکھا ہے۔ آپ نے دنیا کی تباہی کے بجائے دنیا کی خیر چاہی کہ خدا تعالیٰ تمام قدرتوں کا مالک ہے۔ وہ بغیر تباہی کے بھی تو ان کے دلوں کی حالت بدل سکتا ہے۔ پس ہمارا زور بھی حضرت مسیح موعود اور آپ کے آقا و مطاع حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں اس بات پر ہونا چاہئے کہ لوگ تباہ ہونے سے بچ جائیں تاکہ ہمارے بھائی بن جائیں۔ اس کے لئے ہمیں دردِ دل سے دعائیں کرنے کی بھی ضرورت ہے اور کوشش کی بھی ضرورت ہے۔ ہم نے دنیا کو صحیح روحانی راستوں کی رہنمائی کر کے ان کی دنیا و عاقبت سنوارنی ہے۔

یہ بھی بتا دوں کہ روحانی رہنمائی کر کے ہم نے دنیا کو صحیح راستوں پر تو چلانا ہی ہے، مادی مدد اور خیر بھی ہمارے ذمہ لگائی ہوئی ہے اور قرآن کریم میں اس کے بارے میں بھی احکامات ہیں۔ **صرف اپنوں کے لئے خیر کے انتظامات نہیں کرنے، صرف اپنوں کے بھوک ننگ اور بیماریوں کو ختم کرنے کے لئے کوشش نہیں کرنی بلکہ غیروں اور ہر ضرورتمند کے لئے ہماری کوشش ہونی چاہئے۔** اس وقت مضمون تو گو روحانی خیر کا ہی زیادہ ہے لیکن ایک بات میرے علم میں آئی ہے اس لئے یہاں اس کا بھی بیان کر دیتا ہوں۔

گزشتہ دنوں ہمارے ایک احمدی یہاں سے ترکی اور لبنان وغیرہ میں گئے جو وہاں ہمسایہ عرب ممالک سے آئے ہوئے پناہ گزینوں کی ضروریات کا جائزہ لینے کے لئے گئے تھے۔ کیونکہ وہاں ان لوگوں کی بھی کافی بری حالت ہے۔ خوراک کی بھی کمی ہے اور دوسری چیزوں کی بھی، ان کے لئے کپڑے وغیرہ کی بھی ضرورت ہے۔ اسی طرح بچوں کی تعلیم وغیرہ متاثر ہو رہی ہے۔ تو بہر حال مختلف چیریٹی آرگنائزیشن ہیں جو اُن کی ضروریات پوری کرنے کی کوشش کر رہی ہیں لیکن کمی وہاں بہت زیادہ ہے۔ وہاں کسی احمدی نے یہ اعتراض بھی کیا کہ جماعت احمدیہ یورپ والوں کی مدد کیوں کرتی ہے صرف ہماری مدد کرنی چاہئے۔ غالباً اس شخص کا اشارہ یورپ میں ہم چیریٹیز کو جو رقم دیتے ہیں اس کی طرف تھا۔ تو یہاں بھی اس قرآنی حکم کے مطابق یہی جواب ہے کہ روحانی اور مادی مدد بلا امتیاز ہم نے ہر ایک کی کرنی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ بھوکے کو کھانا کھلاؤ تو یہ نہیں فرمایا کہ احمدی بھوکے کو یا (-) بھوکے کو کھانا کھلاؤ بلکہ ہر بھوکے کو کھانا کھلاؤ۔ مسکین کی اور ضرورتمند کی ضرورت پوری کرو۔ تو یہ بھی ہمارا فرض ہے کہ ہر مسکین اور ہر ضرورتمند کی ضرورت پوری کریں۔ یہ تمام فرائض ہم نے ادا کرنے ہیں اور ایک مومن کو اس قسم کی باتیں زیب نہیں دیتیں کہ وہ اعتراض کرے کہ فلاں کو کیوں دیا اور فلاں کو نہیں دیا۔ بلکہ مومن کے فرائض میں داخل ہے کہ بلا امتیاز ہر ایک کی خدمت کرے۔ دوسرے ہم یہاں جو چیریٹی واک وغیرہ کرتے ہیں اس میں غیر بھی کافی بڑی تعداد میں حصہ لیتے ہیں اور یہی رقمیں جو چیریٹیز کو دی جاتی ہیں وہ لوگ بھی جب آتے ہیں تو ہماری چیریٹیز میں حصہ ڈالتے ہیں۔ اس لحاظ سے یہاں کی مقامی چیریٹیز کا بھی حق بنتا ہے کہ خدمت انسانیت کے لئے جو کام وہ کر رہے ہیں ہم بھی ان کے ساتھ اس میں شامل ہو جائیں۔ ہمیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ حسنہ میں یہ نظر آتا ہے کہ نبوت کا مقام ملنے کے بعد بھی آپؐ نے فرمایا کہ اگر آج بھی مجھے غیروں کی طرف سے ضرورتمندوں کی مدد کے لئے بلایا جائے تو مَیں شامل ہو جاؤں۔

(السیرۃ النبویۃ لابن ہشام باب حلف الفضول صفحہ نمبر 91 دار الکتاب العربی بیروت 2008ء)

آپ کا اشارہ حلف الفضول جو معاہدہ تھا اس کی طرف تھا جس میں نبوت سے بہت پہلے مکّہ کے بعض لوگوں نے اکٹھے ہو کر غریبوں کی مدد کے لئے اور ضروریات پوری کرنے کے لئے تنظیم بنائی تھی جس میں آپ بھی شامل تھے۔

پس جیسا کہ مَیں نے کہا ہمیں اپنی خیر کے دائرے کو وسیع سے وسیع تر کرتے چلے جانا چاہئے نہ کہ محدود۔ ہم نہ تو دنیا سے ان کی جو مادی مدد ہم کرتے ہیں اس کے لئے کوئی بدلہ چاہتے ہیں نہ روحانی خیر بانٹ کر کوئی بدلہ چاہتے ہیں۔ اگر کوئی درد اور تڑپ ہے تو صرف یہ کہ دنیا اپنے پیدا کرنے والے خدا کو پہچان لے۔ اور یہ خیر بانٹ کر اور خیر چاہ کر انبیاء ہمیشہ یہی جواب دیتے رہے ہیں جو ہمیشہ انبیاء کا اور ان کی جماعتوں کا شیوہ ہے اور یہی ہمیں سکھایا گیا ہے کہ میرا اجر اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔ مَیں تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا۔

پس یہی جواب انبیاء کی جماعت کا ہونا چاہئے اور ساتھ یہ بھی ذہن میں رہے کہ انبیاء جب خیر بانٹ کر پھر یہ کہتے ہیں کہ میرا اجر اللہ تعالیٰ کے ہاں ہے تو پھر بھی ایک بہت بڑی تعداد نبی کی دشمنی میں بڑھتی چلی جاتی ہے۔ پس ہمیں بھی یہ سوچ لینا چاہئے کہ اس خیر کا بدلہ ہمیں ہمارے جو بدفطرت مخالفین ہیں ان کی طرف سے نقصان اور دشمنی کی صورت میں مل سکتا ہے اور ملتا بھی ہے۔ بلکہ بعض لوگ تو ہمیں اس طرح دیکھتے ہیں جیسے شیر بکری کو دیکھتا ہے کہ کس طرح شکار میرے قابو آیا۔ ہمارا تو اس شخص جیسا حال ہے جس نے کوئی شیر یا چیتا پالا ہوا ہو اور وہ کسی طرح چھوٹ جائے تو مالک کی یہ کوشش ہوگی کہ اسے اس طرح قابو کرے کہ اس جانور کو کوئی نقصان نہ ہو اور پھر بھی وہ اس کے کسی کام آ سکے لیکن چیتے کی کوشش یہی ہوگی کہ مالک کو چیر پھاڑ ڈالے۔

پس پاکستان اور بعض ملکوں میں ایسے لوگ ہیں بلکہ تمام مولوی اور ان کے زیر اثر ایسے لوگ ہیں جو ہماری طرف جھوٹ منسوب کر کے ہمیں چیرنا پھاڑنا چاہتے ہیں لیکن ہماری یہ کوشش ہے کہ یہ کسی طرح بچ جائیں اور خدا تعالیٰ کی گرفت میں نہ آئیں۔ ان لوگوں کی مخالفتیں ہمارے ساتھ کسی ذاتی وجہ سے نہیں ہیں۔ مختلف احمدیوں کو مختلف جگہوں پر آئے دن دھمکیاں ملتی رہتی ہیں کہ ہم تمہارے ساتھ یہ کر دیں گے اور وہ کر دیں گے۔ اس لئے بہتر یہ ہے کہ احمدیت سے توبہ کر کے ہمارے ساتھ شامل ہو جاؤ۔ تو ان کی دشمنیاں احمدیت سے ہیں کسی کی ذات سے نہیں۔ اور احمدیت سے دشمنی کی وجہ یہ ہے کہ انہیں صاف نظر آ رہا ہے کہ احمدیت کی ترقی اُن کے ذاتی مفادات اور لوگوں کے ان کی طرف رجحان کا زوال ہے۔ جس جس طرح احمدی ترقی کرتے جائیں گے یا احمدیت ترقی کرتی جائے گی ان لوگوں کا زوال ہوتا جائے گا۔ ان لوگوں کو نظر آ رہا ہے کہ جماعت جس طرح ترقی کر رہی ہے کل ہم پر قبضہ کر لے گی۔ اور جیسا کہ مَیں نے پہلے کہا تھا کہ ان ملکوں میں **جو مغربی ممالک ہیں یا ان ممالک میں جو ان کے زیر اثر ہیں جماعت کی ترقی جماعت کے خلاف منصوبہ بندی کی طرف لے جائے گی۔ ان کے خیال میں شاید جماعت احمدیہ حکومتوں پر قبضہ کرنا چاہتی ہے حالانکہ جماعت احمدیہ کا پھیلاؤ ان ملکوں پر قبضہ کرنے والا پھیلاؤ نہیں بلکہ ان میں پہلے سے بڑھ کر امن اور سلامتی کو قائم کرنے کا ذریعہ بنے گا۔ (-) ممالک** میں بھی ہم (-) کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق کے ساتھ جڑنے کا جو کہتے ہیں تو ان کی دنیاوی تکلیفوں اور فسادوں کو دُور کرنے کے لئے اور ان کے بہتر انجام کے لئے کہتے ہیں۔ اسی طرح دنیا کے باقی مذاہب کے لوگوں کو ہم خدا تعالیٰ کے غضب سے بچانا چاہتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود نے دنیا پر اپنا غلبہ دنیا کو اپنے زیرنگین بنانے کے لئے نہیں چاہا تھا، نہ یہ دعا کی تھی کہ یہ غلبہ ہو۔ یا آج خلافت کے ساتھ جڑ کر جماعت احمدیہ دنیا میں غلبے کی باتیں حکومتوں پر قبضہ اور دنیا کو زیرنگین کرنے کے لئے نہیں کرتی بلکہ اس کا مقصد خدا تعالیٰ کی حکومت دنیا میں قائم کرنے کے لئے ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک تعلیم کو دنیا میں رائج کرنے کے لئے ہے۔ ہمیں ہمیشہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی اور اسلام کی تاریخ پر نظر رکھنی چاہئے کہ باوجود آپ کی طرف سے خیر اور بھلائی کے پیغام کے آپؐ کے خلاف، آپؐ کے صحابہ کے خلاف دشمنی کے بازار گرم کئے گئے۔ جنگیں ٹھونسی گئیں۔ لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قوم کے لئے ہدایت اور رحم ہی مانگا اور حتی الوسع کوشش کی کہ دنیا کو آپ سے خیر ہی ملے۔ اور جنگیں اگر لڑیں تو وہ بھی مجبوری کی صورت میں اور ہر قسم کے ظلموں سے بچتے ہوئے صرف دفاع کے لئے اور اصلاح کے لئے اور یہ بھی ایک طرح سے ان لوگوں کی خیر کے لئے تھا۔ بہر حال جو آخری نتیجہ تھا وہ خیر کو حاصل کرنا ہی تھا۔ باوجود اس کے جب ہم دیکھتے ہیں مثلاً تورات میں حضرت اسماعیل کے خلاف حضرت اسحٰق کی قوم کی مخالفت کا ذکر ملتا ہے (ماخوذ از پیدائش باب 16 آیت 12) اور یہودیوں اور عیسائیوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دشمنی بھی اس وجہ سے کی۔ باوجود اس کے کہ عیسائی اور یہودی آپس میں سخت مخالفت کرنے والے تھے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف دونوں اکٹھے ہو جاتے تھے اور اب بھی ہو جاتے ہیں۔ اسی سوچ اور تعلیم کی وجہ سے یہودیوں نے مدینہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت تکلیفیں پہنچائیں۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہمیشہ ان کے لئے خیرخواہی کے جذبے کا اظہار ہوا سوائے اس کے جہاں حکومت کے قانون کو نافذ کرنے کے لئے سزا کی ضرورت تھی اور وہ بھی دوسروں کے لئے خیرخواہی تھی۔

ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ اس زمانے میں ......تکلیفوں اور دشمنیوں کی یہ نسبت آپ کے ساتھ بھی قائم ہونی ضروری تھی اور ہے۔ پس ہم جو حضرت مسیح موعود کی بیعت میں آنے والے ہیں ہم نے مخالفتوں کا بھی سامنا کرنا ہے اور کر رہے ہیں لیکن اس سب کے باوجود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ پر چلتے ہوئے ہم نے دنیا کی خیر اور بھلائی ہی چاہنی ہے۔

یہ باتیں سن کر شاید بعض ذہنوں میں یہ خیال پیدا ہو کہ شاید مخالفتیں ہمیشہ ہی ہمارے ساتھ لگی رہنی ہیں۔ ایسی بات بھی نہیں ہے۔ مَیں نے پہلے بھی بتایا تھا کہ غلبے کے وعدے حضرت مسیح موعود سے ہیں اور یہ غلبہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ملنا ہے۔ انشاء اللہ۔ دنیاوی اسباب پر بھروسہ کر کے اور دنیاداروں پر بھروسہ کر کے ہم کسی بھی طرح اپنے کام کو پورا نہیں کر سکتے۔ ہم دنیاداروں پر بھروسہ کر بھی کس طرح سکتے ہیں کیونکہ ......تو ہمیں کہا گیا ہے۔ خیر ہم نے بانٹنی ہے، نہ کہ ہم نے خیر لینی ہے۔ پس جیسا کہ مَیں نے کہا کہ خدا تعالیٰ کے فضلوں سے یہ غلبہ ملنا ہے تو ان فضلوں کو حاصل کرنے کے لئے ہمیں کوشش کرنی ہوگی اور اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہمارے ذمہ جو کام لگایا ہے اس کو انتہا تک پہنچانے کی کوشش کرنی ہوگی۔ ہم نے جو کچھ کرنا ہے اپنی کوشش پر انحصار کرتے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرتے ہوئے کرنا ہے۔ دوسروں پر انحصار یا دنیاوی طاقتوں پر کسی بھی قسم کا تکیہ ہمارا زوال ہے۔ یہ یاد رکھنا چاہئے الٰہی جماعتیں دنیاوی طاقتوں سے مدد نہیں لیا کرتیں۔ ہماری کوششیں کیا ہیں جن سے ہم کامیابیاں حاصل کر سکتے ہیں؟ یہ وہ خیر کا پیغام ہے جس کے بارے میں پہلے میں ذکر کر چکا ہوں جو ہر طبقے کے لوگوں کو ہر طبقے کے احمدی نے پھیلانا ہے اور اس کی ضرورت ہے۔ (دعوت الی اللہ) کے کام میں اپنے آپ کو ڈالنا ہے۔ مزدور ہے، تاجر ہے، ڈاکٹر ہے، وکیل ہے، سائنسدان ہے، استاد ہے، دوسرے زمیندار ہیں، ہر ایک کو حکمت سے خیرخواہی کا یہ پیغام اپنے اپنے طبقے میں پہنچانے کی ضرورت ہے تاکہ دنیا کو احمدیت اور حقیقی (دین) کا پتا چلے اور اس سے پہلے کہ دنیا میں اور جگہوں پر جہاں ابھی مخالفت نہیں ہے احمدیت کے خلاف مخالفتوں کے بیج بوئے جائیں یا پنپیں ہماری جڑیں وہاں مضبوط ہو جائیں۔ شیطان کے گروہوں کو ہوش آنے سے پہلے خیر اور بھلائی کا اور (دین) کی خوبصورت تعلیم کا ان جگہوں پر غلبہ ہو جانا چاہئے۔

پس آج مسیح (موعود) کے غلاموں کا یہ کام ہے کہ حکمت اور محنت سے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرتے ہوئے خیر اور بھلائی کی (دینی) تعلیم کو ہر دل میں گاڑ دیں اور اس کے لئے بھرپور کوشش کریں۔ اس کے لئے دنیا میں ہر جگہ داعیانِ الی اللہ کی تعداد کو بڑھانے اور فعال کرنے کی بھی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ افرادِ جماعت کو بھی اور جماعتی نظام کو بھی اس طرف توجہ دینے کی بھرپور توفیق عطا فرمائے۔

☆..........☆..........☆..........☆

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری ایام

رسول اللہ ﷺ نے 63 سال کی عمر میں وفات پائی۔ جب آپ مرض الموت میں مبتلا تھے تو آپؐ نے پوچھا کیا نماز کا وقت ہوگیا ہے؟ صحابہؓ نے عرض کی جی یا رسول اللہ! آپؐ نے فرمایا: بلال سے کہو کہ وہ اذان دے اور ابوبکر سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ پھر آپؐ پر غشی طاری ہوگئی۔ پھر افاقہ ہوا تو آپؐ نے فرمایا کیا نماز کا وقت ہوگیا ہے؟ صحابہؓ نے عرض کی جی ہاں! آپؐ نے فرمایا بلال سے کہو کہ وہ اذان دے اور ابوبکر سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت عائشہؓ نے عرض کی میرے والد نرم دل ہیں۔ جب وہ آپؐ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو آپؐ پر رقت طاری ہو جائے گی اور وہ نماز نہ پڑھا سکیں گے۔ اس لئے آپؐ کسی اور کو ارشاد فرمائیں۔ راوی کہتے ہیں پھر آپؐ پر غشی طاری ہوگئی۔ پھر افاقہ ہوا تو آپؐ نے فرمایا بلال سے کہو کہ وہ اذان دے اور ابوبکر سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ یقیناً تم تو یوسف والی ہو۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر بلالؓ سے کہا گیا انہوں نے اذان دی اور حضرت ابوبکرؓ سے کہا گیا تو انہوں نے نماز پڑھائی۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے بیماری میں کچھ افاقہ محسوس کیا تو آپؐ نے فرمایا دیکھو کوئی ہے جس کا میں سہارا لوں (اور مسجد میں جاؤں) اس پر حضرت بریرہؓ اور ایک اور شخص آیا تو رسول اللہ ﷺ نے ان پر سہارا لیا اور (مسجد میں تشریف لائے) جب حضرت ابوبکرؓ نے آپؐ کو دیکھا تو پیچھے ہٹنے لگے۔ آپؐ نے اشارہ سے فرمایا کہ اپنی جگہ ٹھہریں یہاں تک کہ حضرت ابوبکرؓ نے نماز مکمل کی۔ پھر رسول اللہ ﷺ (کا اسی مرض الموت میں) وصال ہوگیا تو حضرت عمرؓ کہنے لگے اللہ کی قسم جس کو میں نے یہ کہتے سنا کہ رسول اللہ ﷺ فوت ہوگئے ہیں تو میں اسے اپنی تلوار سے قتل کردوں گا۔ راوی کہتے ہیں کہ لوگ تو ان پڑھ تھے ان میں رسول اللہ ﷺ سے پہلے کوئی نبی نہ آیا تھا اس لئے وہ رک گئے۔ بعض صحابہؓ نے کہا اے سالم! رسول اللہ ﷺ کے ساتھی کی طرف جاؤ اور انہیں بلا لاؤ۔ چنانچہ میں حضرت ابوبکرؓ کے پاس آیا وہ مسجد میں تھے۔ میں روتا ہوا اور گھبرایا ہوا ان کے پاس پہنچا۔ جب انہوں نے مجھے دیکھا تو کہا کیا رسول اللہ ﷺ کا وصال ہوگیا ہے؟ میں نے کہا عمرؓ کہہ رہے ہیں کہ جس کسی سے بھی میں نے سنا کہ رسول اللہ ﷺ کا وصال ہوگیا ہے تو میں اسے اپنی اس تلوار سے قتل کردوں گا۔ انہوں نے مجھے کہا چلو میں ان کے ساتھ چل پڑا۔ جب ابوبکرؓ آئے تو لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس اکٹھے ہو چکے تھے۔ حضرت ابوبکرؓ نے کہا اے لوگو! مجھے رستہ دو تو لوگوں نے انہیں رستہ دے دیا۔ پھر وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچے اور آپؐ پر جھک گئے، اپنے بازو کے بل اور آپؐ کو مس کیا اور کہا انک میت وانھم میتون (الزمر:31) یقیناً آپؐ بھی فوت ہونے والے ہیں اور وہ (سب لوگ) بھی فوت ہونے والے ہیں۔ پھر صحابہؓ نے کہا اے رسول اللہ ﷺ کے ساتھی! کیا رسول اللہ ﷺ کا وصال ہوگیا ہے؟ آپؐ نے کہا ہاں، تب ان کو یقین ہوگیا کہ آپؓ نے سچ کہا ہے۔ پھر انہوں نے کہا اے صاحب رسول! کیا رسول اللہ ﷺ کا جنازہ پڑھا جائے گا؟ آپؓ نے فرمایا ہاں، انہوں نے پوچھا کیسے؟ آپؐ نے فرمایا ایک جماعت اندر (حجرے میں) داخل ہوگی اور تکبیر کہے گی اور دعا کرے گی اور نماز پڑھے گی پھر باہر آجائے گی۔ پھر اور لوگ داخل ہوں گے، تکبیر کہیں گے دعا کریں گے اور نماز پڑھیں گے پھر باہر آجائیں گے یہاں تک کہ سب لوگ اندر داخل ہو جائیں۔ پھر صحابہؓ نے پوچھا اے صاحب رسول! کیا رسول اللہ ﷺ کو دفن کیا جائے گا؟ انہوں نے کہا ہاں انہوں نے کہا کہاں؟ انہوں نے فرمایا اسی جگہ جہاں رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اسی جگہ آپؐ کو وفات دی ہے جو پاکیزہ جگہ ہے۔ صحابہؓ جان گئے کہ ابوبکرؓ نے سچ کہا ہے۔ پھر آپؓ نے انہیں حکم دیا کہ آپؐ کے والد کے بیٹے (والد کی طرف سے رشتہ دار) آپؐ کو غسل دیں (راوی یہ بھی بیان کرتے ہیں کہ) مہاجرین جمع ہوکر (خلافت کے معاملے میں) باہم مشورہ کرنے لگے اور انہوں نے حضرت ابوبکرؓ سے کہا ہمارے ساتھ اپنے انصار بھائیوں کی طرف چلیں اور ان کو اس معاملہ میں اپنے ساتھ شامل کریں۔ انصار نے کہا ہم میں سے ایک امیر ہو اور تم میں سے بھی ایک امیر ہو۔ اس پر حضرت عمر بن خطابؓ نے فرمایا: کون ہے جسے یہ تین فضیلتیں حاصل ہیں۔ پھر یہ آیت پڑھی......(ہجرت کا واقعہ بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یاد کرو) جب وہ دو میں سے ایک تھا۔ جب وہ دونوں غار میں تھے اور وہ اپنے ساتھی سے کہہ رہا تھا کہ غم نہ کر یقیناً اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا وہ دو کون ہیں؟ راوی کہتے ہیں پھر عمرؓ نے اپنا ہاتھ بڑھایا اور حضرت ابوبکرؓ کی بیعت کی اور تمام لوگوں نے آپؓ کی بیعت کی اور یہ بیعت برضا ورغبت اور بہت عمدگی اور خوبصورتی سے ہوئی۔

(شمائل الترمذی)

☆☆..........☆☆..........☆☆

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

۞ مکرم عبدالرزاق صاحب ناظم انصار اللہ علاقہ آزاد کشمیر تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بھانجی کے بیٹے سرمد احمد ابن مکرم چوہدری مبارک احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ نگیال ضلع میر پور آزاد کشمیر نے قرآن مجید ناظرہ کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔ عزیزم کو قرآن کریم پڑھانے کی سعادت اس کی والدہ مکرمہ قانتہ نوید مبارک صاحبہ کو حاصل ہوئی۔ عزیزم کی تقریب آمین مورخہ 14 دسمبر 2014ء کو اپنے گھر پر منعقد ہوئی۔ تقریب آمین میں مکرم رفیع احمد خاور صاحب مربی سلسلہ میر پور آزاد کشمیر نے عزیز سے قرآن کریم کا کچھ حصہ سنا اور دعا کروائی۔ عزیزم مکرم چوہدری ڈاکٹر فاروق احمد صاحب مرحوم کا پوتا اور مکرم مرزا عبدالسمیع صاحب شاد باغ لاہور کا نواسہ ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزم کو باقاعدہ تلاوت قرآن کریم کرنے، ترجمہ سیکھنے اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ولادت

۞ مکرم عدیل احمد گوندل صاحب مربی سلسلہ فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی ہمشیرہ مکرمہ افشین نذیر صاحبہ اہلیہ مکرم حافظ عبدالحفیظ مانگٹ صاحب شکور پارک ربوہ کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مورخہ یکم اکتوبر 2014ء کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود کا نام المان احمد مانگٹ تجویز ہوا ہے۔ نومولود مکرم عبدالستار مانگٹ صاحب سیکرٹری مال شکور پارک کا پوتا اور مکرم چوہدری نذیر احمد گوندل صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ بھڈال ضلع سیالکوٹ کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک، صالح اور خادم دین بنائے۔ آمین

درخواست دعا

۞ مکرمہ زاہدہ اقبال صاحبہ زوجہ مکرم اقبال احمد صاحب دارالنصر شرقی محمود ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

میری بھانجی مکرمہ آصفہ وحید بٹ صاحبہ احمد نگر 5 ماہ سے بوجہ کینسر انمول ہسپتال لاہور میں داخل ہیں۔ حالت نازک ہے اور کمزوری بہت زیادہ ہے۔

اسی طرح خاکسار بھی جگر اور گردوں میں انفیکشن اور بلڈ پریشر کی تکلیف میں مبتلا ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ دونوں کو شفا کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

تقریب شادی

۞ مکرم لقمان بشیر صاحب کارکن دفتر روزنامہ الفضل تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے برادر نسبتی مکرم عنصر احمد صاحب واقف نو ابن مکرم چوہدری شریف احمد صاحب مرحوم رلیو کے ضلع سیالکوٹ کے نکاح کا اعلان مکرمہ عائشہ جبین صاحبہ بنت مکرم محمد شہباز صاحب صدر جماعت احمدیہ شرقپور شریف ضلع شیخوپورہ کے ساتھ مورخہ 18/اکتوبر 2014ء کو گرینڈ میرج ہال شاہدرہ میں مکرم محمد وقاص اکمل صاحب مربی سلسلہ رلیو کے نے 2 لاکھ 50 ہزار روپے حق مہر پر کیا۔ اسی روز رخصتانہ کی تقریب منعقد ہوئی۔ اگلے روز مورخہ 19/اکتوبر 2014ء کو دعوت ولیمہ کا اہتمام بمقام رلیو کے ہوا۔ دلہا مکرم چوہدری دل محمد گجر صاحب مرحوم رلیو کے کا پوتا اور مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب سندھی رلیو کے کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے رشتہ کے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ضرورت ڈرائیور

۞ بیت الذکر اسلام آباد سٹریٹ 8 سیکٹر F-7/3 اسلام آباد کے لئے ایک کل وقتی تجربہ کار ڈرائیور کی ضرورت ہے۔ جو لائسنس ہولڈر ہو۔ سنگل رہائش دی جائے گی۔ امیدوار اپنی درخواست جماعت کے امیر/صدر جماعت کی تصدیق کے ساتھ سات دن میں زیر دستخطی کو بھجوائیں۔ تنخواہ، بالمشافہ طے کی جائے گی۔ سابق فوجیوں کو ترجیح دی جائے گی۔

(ایڈمنسٹریٹر بیت الذکر اسلام آباد)

کمال لیبارٹریز بین الاقوامی معیار کی ہومیوپیتھک پوٹینسی رعایتی قیمت پر

پوٹینسی پیکنگ:	20ML	30ML	120ML
6x- 30	30/-	40/-	90/-
200	35/-	45/-	100/-
1000	40/-	50/-	110/-

دل کی خوراک ☆ دل کا ٹانک

کریٹیگس مدر ٹنکچر یہ دوا دل کی تکالیف میں ایک قابل قدر اور لاثانی دوا ہے۔ حفظ ماتقدم استعمال ہوسکتی ہے

20ML	30ML	120ML	450ML
50/-	70/-	150/-	550/-

اس کے علاوہ جرمن شوابے پوٹینسی جرمن وفرانس وکمال لیبارٹریز کے مرکبات نیز ہومیوپیتھک سامان بریف کیس، ڈراپرز، گولیاں رعایتی قیمت پر دستیاب ہیں۔

ہومیوپیتھک ادویات وعلاج کیلئے بااعتماد نام

عزیز ہومیوپیتھک کلینک اینڈ سٹور ربوہ

ڈگری کالج روڈ رحمٰن کالونی ☆ راس مارکیٹ نزد ریلوے پھاٹک

047-6211399 ☆ 047-6212399

0333-9797797 ☆ 0333-9797798

خبریں

سفری بیگ کی حفاظت کا نیا طریقہ

نیویارک میں ایک ایسا بلو سمارٹ سوٹ کیس تیار کیا گیا ہے جس میں وزن کی پیمائش کے لئے ڈیجیٹل آلات پہلے سے نصب ہوتے ہیں اور یہ ایپ بلیوٹوتھ کے ذریعے سوٹ کیس سے رابطہ کر لیتی ہے اور اس میں موجود وزن کو فون کی سکرین پر ظاہر کرتی ہے۔ اگر آپ اپنا سوٹ کیس کہیں بھول کر روانہ ہو رہے ہوں تو اس ایپ کا جی پی ایس فنکشن کچھ فاصلے پر جانے کے بعد آپ کو خبردار کر دے گا۔ کہ آپ اپنے سامان سے زیادہ فاصلے پر جا رہے ہیں۔ بلو سمارٹ سوٹ کیس اور ایپ کی کل قیمت 195 ڈالر ہے۔

پانی کی سطح پر اڑنے والی کشتی

سلوانیا میں ماہر سائنسدانوں نے اڑنے والی کشتی متعارف کروائی ہے۔ اس منفرد ڈیزائن والی الیکٹرک کشتی میں پانی کی سطح پر کسی بھی قسم کے شور کے بغیر اڑنے کی صلاحیت موجود ہے۔ پانی پر چلتی اس ماحول دوست کشتی میں نصب بٹن دبا کر اس کے نچلے حصے میں لگی پانچ ٹانگوں کو کھولا جاتا ہے جو کسی کرسی کی طرح اس کشتی کو سواروں سمیت تین سے چار فٹ پانی سے اونچا کر دیتی ہے۔ 25 میل فی گھنٹہ کی رفتار سے چلتی ہے۔ ایک وقت میں صرف دو افراد ہی اس پر سوار ہو سکتے ہیں۔

(روزنامہ دنیا 6 نومبر 2014ء)

ریلوے پھاٹک کی طرح جہاز کے لئے بھی سڑک کی بندش

سپین میں ایک ایسا ائیر پورٹ بھی ہے جس کے درمیان سے سڑک گزرتی ہے اور جہاز گزرتے وقت پھاٹک بند کر کے عام سڑک کو بند کر دیا جاتا ہے۔ اس رن وے کو محفوظ بنانے کیلئے اس کے دونوں جانب بیریئر لگا دیئے گئے ہیں جہاں جیسے ہی جہاز اتر کر رن وے پر دوڑتے ہوئے اس مقام پر پہنچتا ہے تو بیریئر نیچے گرا دیئے جاتے ہیں اور یوں ٹریفک رک جاتی ہے، رن وے کے باعث اکثر یہاں ٹریفک کو 10 منٹ کے لئے بند کیا جاتا ہے۔

(روزنامہ ایکسپریس 24 نومبر 2014ء)

☆............☆............☆

تلاش گمشدہ

محترم محمد احمد ثاقب صاحب مکان نمبر 18/16 دارالعلوم غربی ثناء ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرا بیٹا طارق محمود (لکی) جو کہ ذہنی مریض ہے مورخہ 18 دسمبر 2014ء کو شام ساڑھے پانچ بجے گھر سے نکلا ہے پھر واپس نہیں آیا۔ اس کا رنگ گندمی ہے بال سفید، کالے، میرون براؤن (نسواری) شلوار قمیص اور پاؤں میں نیوی بلیو کلر کے جوگر ہیں اور ہلکے کالے رنگ کی جیکٹ پہنے ہوئے ہے۔ جن صاحب کو ملے براہ مہربانی درج ذیل نمبروں پر رابطہ کریں۔

047-6215583,047-6213033

موبائل:0321-6163702,0333-4145193

خریداران الفضل متوجہ ہوں

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اخبار الفضل کو جاری ہوئے سو سال پورے ہو چکے ہیں۔ خدا کرے کہ ہم اس پودے کی آبیاری کرنے والے ہوں جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے 1913ء میں جاری فرمایا تھا۔

خریداران سے درخواست ہے کہ اپنا چندہ الفضل فوری طور پر ادا فرما دیں۔ ہر خریدار کی چٹ پر میعاد چندہ درج کر دی گئی ہے۔ براہ مہربانی مینیجر الفضل کو صدر انجمن احمدیہ کے نام کراس چیک یا طاہر مہدی وڑائچ کے نام منی آرڈر ارسال فرما دیں تا کہ دفتر کو VP بھجوانے کی ضرورت پیش نہ آئے۔ VP بھجوانے کی صورت میں یاد رکھیں کہ یہ طاہر مہدی وڑائچ کی طرف سے آئے گی۔ اس نام کی VP وصول کر کے ممنون فرمائیں۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

ربوہ میں طلوع وغروب 23۔دسمبر

طلوع فجر	5:37
طلوع آفتاب	7:03
زوال آفتاب	12:07
غروب آفتاب	5:12

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

23 دسمبر 2014ء

6:30 am	حضور انور کا دورہ مشرق بعید
8:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 6 مارچ 2009ء
9:55 am	لقاء مع العرب
12:00 pm	گلشن وقف نو 12۔اکتوبر 2014ء
1:55 pm	سوال وجواب
4:05 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 12 ستمبر 2014ء (سندھی ترجمہ)

ضرورت برائے مددگار سٹاف

فیوچر ریس اکیڈمی کو دو مددگار خواتین کی ضرورت ہے۔ خواہشمند اپنی درخواستیں صدر صاحب محلّہ کی تصدیق کے ساتھ جمع کروائیں۔ :0332-7057097

پلاٹس برائے فروخت

محلّہ دارالفتوح برلب روڈ تینوں اطراف بہترین لوکیشن پر 5و10 مرلے کے پلاٹس دستیاب ہیں۔

تعمیر وانویسٹمنٹ کیلئے موزوں

پراپرٹی اینڈ موٹر کار ایجنسی

آصف سہیل بھٹی:0333-9400005

خدا کے فضل ورحم کے ساتھ

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا

سونے کے زیورات کے جدید اور اعلیٰ منفرد ڈیزائن

گولڈ پیلس جیولرز

بلڈنگ ایم ایف سی اقصیٰ روڈ ربوہ

پروپرائٹر: طارق محمود اظہر 03000660784 047-6215522

سالہا سال سے آزمودہ

برین ٹانک (گھر کے ہر فرد کیلئے)

کمزوری یادداشت کیلئے حیرت انگیز شہرہ آفاق ٹانک

قیمت فی ڈبی -/250 روپے (مکمل کورس 6 ڈبیاں)

طالب علموں، دماغی وتخلیقی کام کرنے والوں کیلئے نابغۂ روزگار ٹانک

نوٹ: دواخانہ ہذا کی مکمل مفید ومعلوماتی فہرست ادویات بذریعہ خط، ٹیلی فون Email مفت طلب کریں۔

JAN جان یونانی دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ (چوک بیت المہدی)

فون دواخانہ:047-6213149 موبائل:0301-7964849

Email:atanasir1915@gmail.com

قابل علاج امراض

ہیپاٹائٹس۔شوگر۔بلڈ پریشر

الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے)

عمر مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ فون :047-6211510 0344-7801578

مکان برائے فروخت

ربوہ کے بالکل وسط میں دارالصدر جنوبی ربوہ بالمقابل ایوان محمود مکان 3/13 بمعہ دکانیں برائے فروخت ہے

رابطہ: انس احمد ابڑ و حال لندن

فون :0044-7917275766

(ڈیلر حضرات سے معذرت)

Study in Canada

GEORGIAN

YOUR COLLEGE · YOUR FUTURE

Ranked No.1 in Canada as a Co-op Govt. College, Establish 1967.
Visit / Contact us for admission

EC Education Concern

67-C, Faisal Town
Lahore, Pakistan
+92-42-35177124
+92-302-8411770
+92-331-4482511

farrukh@educationconcern.com
www.educationconcern.com
Skype counseling.educon

FR-10

The Vision of Tomorrow

New Haven Public School

Multan Tel:061-6779794,061-6563536

STUDY IN GERMANY

Bachelor (with Foundation) & Master Degree Programmes Available

FREE DEGREE PROGRAMMES

Science	Engineering	Management
Medicine	Economics	Humanities

Get 18 Months Job Search Visa After Masters Degree & Even Work Allowed During Studies

APPLY NOW (Requirement)
- Intermediate with above 60%
- A-Level Students
- Bachelor Students with min 70%
- Students awaiting result can also apply

Consultancy+ Admission+Documentation
Even after reaching Germany, pick up service from airport till University
Please contact your Erfolg Team Consultants in Germany
Office: +4979405035030, Fax:+4979405035031, Mob: +4917656433243
Email: info@erfolgteam.com Skype:erfolgteam, Web: www.erfolgteam.com